معراجِ خیر الوریٰ ﷺ

بزبانِ غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ



تالیف

مولانا ریاست علی مجددی

پروف ریڈنگ

محمد نعیم اللہ خان قادری

بی ایس سی۔ بی ایڈ۔ ایم اے اردو، پنجابی، تاریخ

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630



معراجِ خیر الوریٰ ﷺ

بزبانِ غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ

تالیف

مولانا ریاست علی مجددی

پروف ریڈنگ

محمد نعیم اللہ خان قادری

بی ایس سی۔ بی ایڈ۔ ایم اے اردو، پنجابی، تاریخ

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : معراج خیر الوریٰ بزبانِ غوث الوریٰ

تالیف : علامہ ریاست علی مجددی

پروف ریڈنگ : علامہ محمد نعیم اللہ خاں قادری

کمپوزنگ : طاہر کمپوزنگ سنٹر قاضی کوٹ حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

صفحات : 48

قیمت : 40 روپے

ملنے کے پتے

○ صراط مستقیم پبلی کیشنز ○ کتب خانہ امام احمد رضا
○ مکتبہ قادریہ ○ مسلم کتابوی ○ کرمانوالہ بک شاپ
○ مکتبہ بہار شریعت قادریہ دربار مارکیٹ لاہور
○ شبیر برادرز ○ نعیمیہ بک سٹال ○ نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور
○ مکتبہ اھلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ○
○ شمس وقمر بھاٹی گیٹ لاہور ○ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
○ مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ ○ مکتبہ قادریہ میلاد چوک گوجرانوالہ
○ مکتبہ الفرقان ○ مکتبہ غوثیہ ○ مکتبہ ضیاء السنہ ملتان
○ فیضان سنت بوہڑ گیٹ ملتان ○ مہریہ کاظمیہ نیو ملتان
○ مکتبہ اہلسنّت خانیوال ○ احمد بک کارپوریشن راولپنڈی
○ جلالیہ صراط مستقیم گجرات ○ رضا بک شاپ گجرات
○ مکتبہ ضیائیہ ○ مکتبہ غوثیہ عطاریہ کمیٹی چوک راولپنڈی
○ اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک ○ امام احمد رضا گری روڈ راولپنڈی

حسن انتساب

قطب ربانی... قندیل نورانی... شہبازِ لامکانی
قطب العارفین... غوثِ اعظم... شیخ الاسلام... محی الدین

پیر سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کی بارگاہ اقدس میں

﴿بوساطت﴾

اپنے پیرومُرشد... سراجُ العارفین... امام السالکین
شہبازِ طریقت... سعیدُ الاولیاء... شارح مکتوباتِ امام ربانی

حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہٗ السرمدی
درگاہ حضرتِ ابوالبیان شریف گوجرانوالہ

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

ریاست علی مجددی

❖

فہرست





مقدمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جہانوں کو مرتبہء کمال تک پہنچانے والا ہے۔ اس کے بعد بے حد وحساب درود وسلام خلاصہء موجودات... شاہِ لولاک... رسولِ پاک... سید الابرار... محبوبِ پروردگار... شاہسوارِ براق... مقصودِ کائنات... سرورِ کائنات... احمد مجتبیٰ ... حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ قدسیہ میں پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ

حضرت امام نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل ومناقب اور آپ کے کلام کو کتابی شکل میں عربی زبان میں "بَهْجَةُ الْاَسْرَارِ وَمَعْدِنُ الْاَنْوَارِ" کے نام سے لکھا۔ جس کا ترجمہ علامہ حافظ سید احمد علی شاہ بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے تقریباً سو (۱۰۰) سال پہلے کیا تھا۔ جسے جدید اُسلوب اور عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی راقم نے جب چوہدری خلیل احمد مالک قادریہ رضویہ کتب خانہ لاہور کی خواہش پر "بہجۃ الاسرار" پر کام شروع کیا تو اسی دوران حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وہ کلام جو آپ نے حضور سرورِ کائنات ﷺ کی شان میں فرمایا ہے نظر سے گذرا تو دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ کا جو کلام معراجِ مصطفیٰ ﷺ کے متعلق ہے اُس کو علیحدہ کتابی شکل میں منظرِ عام پر لایا جائے۔ اس خواہش کا اظہار جب حضرت علامہ مولانا محمد نعیم اللہ خاں قادری سے کیا تو اُنہوں نے بہت پسند فرمایا اور کہا کہ معراج شریف کا مہینہ قریب قریب آ رہا ہے کوشش کر کے اسی سال اس کو منظرِ عام پر لے آؤ۔ اس کا فائنل پروف بھی انہوں نے ہی پڑھا اور کمال شفقت فرماتے ہوئے قیمتی وقت نکال کر مفید مشوروں سے بھی نوازتے رہے۔ محمد علیم خاں صاحب مغل چک والے اس مشاورت میں شمولیت اختیار کرتے رہے۔

راقم نے حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری کتابوں کا بھی مطالعہ کر کے واقعہ معراج کے متعلق جتنا مواد میسر ہو سکا اُس کو تلاش کر کے ترتیب وار پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔اُمید ہے قارئین اسے ضرور پسند فرمائیں گے۔

اس کام کی تکمیل اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل... حضور سرورِ کائنات ﷺ کی رحمت.. غوثِ اعظم، شیخ سیدی محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ عنایت ...والدین کی خلوص بھری دُعائیں ...پیرومُرشد، سراج العارفین، شہبازِ طریقت، ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرّہٗ السرمدی گوجرانوالہ کی نظرِ کرم کا ہی نتیجہ ہے۔

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی سقم نظر آئے تو بجائے تنقید کے اصلاحی پہلو کے پیشِ نظر ضرور آگاہ فرمائیں۔ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اُس کی تصحیح کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

مولیٰ کریم کے حضور التجا ہے کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ اس کتاب کو ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنادے اور اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے بہرہ ور فرمائے...آمین، یاربُّ العالمین، بجاہِ سیدُ المرسلین ﷺ

شیخ محمد سرور اویسی، مالک اویسی بک سٹال کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے اس کی طباعت کا ذمہ لیا۔اللہ تعالیٰ آپ کے اس ادارے میں برکت اور ترقی عطا فرمائے...آمین... یارب العالمین، بجاہِ سیدُ المرسلین ﷺ۔

طالبِ شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ

ریاست علی مجددی

خطیب جامع مسجد خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ

حافظ آباد روڈ قاضی کوٹ گوجرانوالہ

۱۵ر جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ/۱۶؍اپریل ۲۰۱۴ء

معراجِ خیرالوریٰ ﷺ

بزبانِ غوثُ الوریٰ رحمۃ اللہ علیہ

رسول اللہ ﷺ کے شرف کا تاج یہ ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا ﴿پ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل:۱﴾

"پاک ہے وہ (اللہ) جس نے اپنے بندے کو ایک رات سیر کرائی"

آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ کو آسمان کے رہنے والوں پر پیش کیا۔

آپ ﷺ کی رسالت کے جمال کو جبکہ زینت دی تو اس عزت سے اُس کو شرف کیا کہ:

اُنْزِلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَاب

"اُتاری اپنے بندے پر کتاب"

اور جس رات احمد ﷺ کے عروس کو جلا دیا گیا (جب نورِ احمدی ﷺ) کی شعاعوں میں مزید انوار داخل ہوئے تو اُس رات ملکوتِ اعلیٰ میں انوار دو گنے تگنے ہو گئے۔

آپ ﷺ کے نور کی شخصیات کے باغ آپ ﷺ کی تروتازگی اور رونق کی شعاع سے خوبصورت ہو گئے۔

آپ ﷺ کے نور کی روشنی سے ملائکہ کی آنکھیں دب گئیں، اُن سے کہا گیا:

اے اُوپر کے باشندو! جو کہ قدس کی روشنی والے ہو، سراجِ منیر کی روشنی سے

نور حاصل کرو اب تم امام الانبیاء کی حفاظت میں ہو۔

آسمانی آفتاب زمینی آفتاب کے ظہور کی وجہ سے چُھپ گیا' طیبہ کے ستارہ کے طُلوع کی وجہ سے (آسمانی) ستارے شرم کے مارے چُھپ گئے' شہابِ مکہ کی روشنی کی وجہ سے شہابِ (آسمانی) بجھ گئے۔

جنابِ احمد ﷺ کے نور کی شعاع میں اور انوار داخل ہو گئے' قُدس کے صوامع (عبادت گاہوں) کے درویش لوگ اس لئے نکلے ہیں کہ ایسے جمال کو دیکھیں کہ جو اِس آیت کا صاحب ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿پ ۲۷' سورۃ النجم: ۳﴾

''وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا''

آپ ﷺ سے خطاب ہوا:

اے سیدالوجود! آپ ﷺ کا طورِ شبِ معراج میں نُورِ کارِ رَفرف ہے اور آپ ﷺ کی وادیٔ مقدس ''قَابَ قَوْسَيْن'' ہے' وہ بُلبُل جو تیرے لئے رُجوع کرے گی وہ خوش آواز ہے۔

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ﴿پ ۲۷' سورۃ النجم: ۱۰﴾

''پس اپنے بندے کی طرف وحی کی' جو کچھ کہ کی''

موسیٰ علیہ السلام کا مطلب' آپ ﷺ کے لئے ظاہر ہوا۔

آپ ﷺ کو فرمان ملا:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿پ ۲۷' سورۃ النجم: ۱۷﴾

''آنکھ نے نہ کجی کی اور نہ زیادتی''

تم حرفِ آخر ہو' جو انبیاء کے دیوان میں لکھے گئے ہو' تم بڑی سطر ہو جو کہ اس فرمان میں لکھے گئے ہو کہ:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا ﴿پ ۳' سورۃ آل عمران: ۲۵۳﴾

''یہ رسول ہیں جن کو ہم نے فضیلت دی ہے''

تمہاری ''عُرُوس'' اُفقِ اعلیٰ کے مکان میں آراستہ کی گئی ہے۔

آپ ﷺ کی خلعت میں سے ایک یہ ہے کہ:

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿پ ۲۷' سورۃ النجم: ۱۸﴾

''بے شک آپ ﷺ نے اپنے رب کی بڑی نشانیوں کو دیکھا''

آپ ﷺ کے شرف کے وُجود کی مانگ کے لئے ایسا تاج بنایا گیا کہ کبھی پہلے نہ بنایا گیا تھا۔ تمام انبیاء علیہم السلام اس رات کی عزت پر قادر نہ ہوئے کہ ''اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا'' (اُس نے سیر کرائی اپنے بندے کو) اور ''قَابَ قَوْسَيْن'' کے باغ کی ہوا بھی انہوں نے نہیں پائی اور نہ اُن میں سے کسی کو بالمشافہ کہا گیا کہ:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

''اے نبی تم پر سلام ہو''

اور تمام انبیاء ''اَوْ اَدْنٰى''(۱) کے حجاب سے پیچھے رہ گئے۔

''دَنَا فَتَدَلّٰى''(۲) کا مالک بڑھا۔

پھر زیادہ قریب ہوا' اور موجودات کی دُلہنیں اُس کے سامنے خلعت پہن کر دکھائی گئیں کہ:

''بے شک اُس نے دیکھا اور آپ نے اس کی طرف خوب توجہ نہ کی بلکہ اس ادب کا لحاظ رکھا کہ ''اپنی آنکھوں کو نہ بڑھاؤ''۔

یہ وادیٔ مقدس ہے' پھر کہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

---

(۱) یعنی پاس سے زیادہ قریب ہو۔ ﴿پ ۲۷' سورۃ النجم: ۹﴾

(۲) یعنی قریب ہوا۔ ﴿پ ۲۷' سورۃ النجم: ۸﴾

یہ روح القُدس ہے، پھر کہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔
یہ غسل اور پینے کے لئے ٹھنڈا پانی ہے، پھر کہاں حضرت ایوب علیہ السلام ہیں۔
عقلوں نے غیبوں کے میدانوں میں کس قدر سفر کیا ہے اور کس قدر بلند باغوں کی طرف اپنی حاجات کے گھونسلوں سے فکروں کے پرندے اُڑائے ہیں کہ وہ اس اعلیٰ اشرف ہواؤں کو طلب کرتے ہوں، اس روشن باغ کی خوشبوؤں میں طمع کرتے ہوں، ہر سمندر کے بھنور میں گھسنے میں مشغول ہوئے ہوں، پھر انہوں نے جو کچھ کیا اُس کے پانے کی سبیل نہ ہوئی۔

تب اس کی معرفتوں کی زبانوں نے پکارا:

اے خاتم الرسل ﷺ! تم روح القدس ہو... تم وجود کے جسم کی روح ہو... تم موجودات کے باغ میں وارد ہوئے ہو... تم دونوں جہانوں کی زندگی کا عین ہو... تمہارے لئے وحی کے دُرِّ یتیم دیئے گئے ہیں... تمہاری روح کے قدم پر قدم کی جانب کی خوشبوئیں چلی ہیں... تمہارے لئے قدر کا ہار جھنڈا ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿پ۳۰، سورۃ الضحیٰ:۵﴾

''البتہ عنقریب تم کو تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا''

ملکوتِ اعلیٰ تمہارے عُلوم کے نور سے، بوجہ تیری تعریف کے عطر کے، مہکتے ہیں، تیری باتوں کی قندیلوں سے شرع کی قندیل روشن ہوگئی، حکم کے آسمان روشن ہوگئے۔

انبیاء علیہم السلام صفیں باندھ کر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے، تاکہ آپ ﷺ کی جلالِ شہادت کی مجلس میں اقتداء کریں، کیونکہ آپ ﷺ ان سے بڑھے ہوئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ کو تقدیر کے منادی نے پکارا:

اے سعادت کے گھونسلوں کے مالکو اور لوگوں پر حجت کے صاحبو! یہ بلندی

کا تاج ہے... یہ روشنی کا آفتاب ہے... یہ انبیاء کے تاج کا موتی ہے۔ پس اپنی آنکھوں سے اس کی رونق و خوبصورتی کو دیکھو اور ان آنکھوں کے برقعوں کو اس کی روشنی سے کھولو گے تو اس کو ایک ایسا دُرِّ یتیم پاؤ گے کہ رسالت کے عمدہ موتیوں کی رونق کا شرف ہوگا اور اسی کے سبب وحی کے جامہ کے حاشیہ کی خوبصورتی ہے۔

پھر تم اقرار کی زبان سے یہ آیت پڑھو:

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿پ۲۳، سورہ الصافات:۱۶۴﴾

''ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا مقام معلوم نہ ہو'' (۱)



(۱)﴿بهجة الاسرار عربی صفحه نمبر ۷٦ تا ۷۷، مطبوعه مکتبة التوفيقية، القاهره، مصر﴾

شانِ مصطفیٰ ﷺ بر موقع معراج

شانِ مصطفیٰ ﷺ

اور جو شخص محمدی و شکل احمدی (حضور سرورِ کائنات ﷺ) ٗہاشمی نسب والےٗ احدی مناقب والےٗ فرشتوں کی سی نشانیوں والےٗ غیبی اشارات والےٗ خاص بزرگیوں کے ساتھ مشرف ہوئے اور جوامع الکلم سے مخصوص ہوئے۔

آپ ﷺ ہی کے شرف سے موجوداتِ کُلی کے خیمہ کا ستون قائم ہوا۔

آپ ﷺ ہی کے جلال سے وجودِ علوی اور سفلی کا سلسلہ دُرست ہوا۔

آپ ﷺ شاہی کتاب کے کلمہ کا راز ہیں اور فعلِ مخلوق و فلک کے حرف کا معنی ہیں... نَو پیدائش کے اِنشاء کے کاتب کا قلم ہیں... جہان کی آنکھ کی پُتلی ہیں۔ وُجُود کی انگوٹھی کو گھڑنے والےٗ وحی کے پستان کا دودھ پینے والےٗ ازل کے راز کا پردہ اُٹھانے والےٗ قِدم کی زبان کا ترجمان ہیں۔ عزت کے جھنڈے کو اُٹھانے والےٗ شرافت کی باگوں کے مالک ہیں۔

آپ ﷺ نبوت کی کڑی کے مالک ہیں... رسالت کے تاج کا موتی... انبیاء کے قافلہ کو چلانے والے... رسولوں کے لشکر کے پیشوا... حُضُوری والوں کے امام ہیں۔ سبب میں اوّل اور نسب میں آخر۔ ناموسِ اکبر کے ساتھ بھیجے گے تا کہ دُرست فطرت کی تائید کریں... ہمتوں کے پردے کو پھاڑ دیں... سخت کاموں کو نرم کر دیں... سینوں کے وسواس کو مٹا دیں... دلوں کی ظلمتوں کو روشن کر دیں... دلوں کے فقیروں کو غنی کر دیں... نفسوں کے قیدیوں کو چھوڑ دیں... قبض کی وحشت کو

دور کر دیں... خوشی کی محبت کو کھینچ لیں... غفلت کے مجمع کو متفرق کر دیں... خوشی کے تفرقہ کو جمع کر دیں... شقاوت کے زندہ کو مار دیں اور سعادت کے مردہ کو زندہ کر دیں... سرکشی کے پیوند کو دور کر دیں... ہدایت کے جھنڈے کو بلند کر دیں... عقل مندوں کو وصال کی طرف سعی کر دیں۔ غم کے خزانہ کو جمال کی طرف جوش دلائیں ... دوستوں کی ملاقات کا شوق دلائیں... محبت کی آنکھوں کو بھڑکائیں... ارواح کو اُن کا عہد جو پہلے زمانہ میں گزر چکا ہے یاد دلائیں... بخشش کے میدان میں لوگوں سے اُن کا عہد تازہ کرائیں۔

آپ ﷺ کے پانی دینے سے شریعت کے درختوں میں حکم کے شگوفے پکیں۔

آپ ﷺ کے خواب سے علوم کے باغوں میں احکام کے باغ سرسبز ہوں۔

آپ ﷺ ہی کے قیام سے آیات کا وجود قائم ہو۔

آپ ﷺ ہی کے ظہور سے معجزات کی چھپی باتیں ظاہر ہوں۔

آپ ﷺ کو فُصحاء کے عُنصر میں بھیجا جائےٗ پھر آپ ﷺ کی فصاحت سے اُن کی بلیغ زبانیں گونگی ہو جائیں اور آپ ﷺ کی مختصر بلاغت سے اُن کی فراخ زبانیں جمع ہو جائیں اور آپ ﷺ کے اشارہ کے لئے اُن کے معارف کے عقول کے سر سجدہ کریں اور تمام مل کر لشکر میں ظاہر ہوں۔ آپ ﷺ کے سامنے فصاحت ذلیل ہو باوجودیکہ اس جھنڈے کی رسی موجود ہو کہ:

"لَوِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ"

"اگر انس و جن جمع ہو جائیں (تو ایسا کلام نہ لا سکیں)"

پھر آپ ﷺ کے جامع کلموں میں اُن کی سمجھوں کے آفتاب بے نور ہو گئےٗ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت کی شعاعوں میں اُن کی فکروں کے بدر بے نور ہونے لگے۔

انتظاماتِ معراج

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رب العلمین کی طرف سے رُوح الامین (جبرائیل) آئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو براق پر اُٹھائے گا۔ جلالِ ازل کے جمال کے لئے' ابدی عزت کے کمال کی حضوری کے لئے' آسمان کے ساتوں درجے اُس سے چھٹیں گے (یعنی ساتوں آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے)۔

رات اپنی سیاہ چادر پھیلائے ہوگی' زمانہ پر اس کے پردے پڑے ہوں گے' البتہ وقت شگوفوں کے باغ کی نسیم سے خوشبودار ہوگا' سحر کے بعد فجر کے نور سے روشن ہوگا' اس لئے آسمان کی بساط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لپیٹی جائے گی کہ:

اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا" ﴿پ ۱۵' سورۂ بنی اسرائیل: ۱﴾

"سیر کرائی اپنے بندہ کو رات کے وقت میں"

پھر قضا کی آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس امر کو لے کر متوجہ ہوں گی کہ لاؤ اُن کو میرے پاس کہ میں اُن کو اپنے لئے پسند کروں۔ پھر آپ کے سامنے آسمان کے جہاں اور ملکوتِ اعلیٰ اس لباس میں پیش ہوگے تا کہ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا "ہم آپ کو اپنی نشانیاں دکھائیں"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دونوں جہانوں کے اُمور' جن وانس کے علوم' اس مجلس میں آراستہ کئے جائیں گے کہ:

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ﴿پ ۲۷' سورۂ النجم: ۱۸﴾

"ضرور اُنہوں نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں"

رسولوں کے سردار اُن کے پاس آئیں گے اور سلام کہتے ہوں گے:

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ﴿پ ۲۷' سورۂ النجم: ۷﴾

"اور وہ اُفق اعلیٰ پر ہوگا"

اُن کے امراء کو یہ حکم دیا ہوگا' کہ وہ آسمانوں کے دروازوں پر بیٹھیں اور اس کے مہمان کا انتظار کریں۔ فرشتوں کے بادشاہ اس پردہ کے پاس آنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ اس کے سامنے ہے حالانکہ سدرۃ المنتہیٰ تک اُن کا مقام ہے۔ اُن کے سرداروں نے پہلے اس سے سوال کیا تھا کہ اُن کی آنکھیں نفع حاصل کریں اور اُن کے دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے مشاہدہ سے اور خوبصورتی کے دیکھنے سے خوش ہوں۔

تب سدرۃ المنتہیٰ نے اُن کی عقلوں اور بڑے عُلوم کو اُس کے رونق کے نُوروں سے اس قدر ڈھانک لیا کہ جس قدر آسمان کے دروازے اُن کی روشنی کی چمک سے ڈھک گئے۔ تب اُن کے جلال کی وجہ سے نور کے اجسام کی آنکھیں حیران رہ گئیں۔ اُن کی ہیبت کی وجہ سے نور کے صفحۂ اعلیٰ کے رہنے والوں کی آنکھیں مدہوش ہوگئیں۔ اُن کی ہیبت کی وجہ سے بلند خیمہ والوں کی گردنیں پست ہوگئیں' نور کے معبدوں کے رہنے والوں کے سر اُن کی عزت کی وجہ سے جھک گئے' کروبیوں اور روحانیوں کی آنکھیں اُن کی بزرگی کے کمال کی وجہ سے کھلی رہ گئیں۔

تب مقرب فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہوگئے...... پاک جماعت' تسبیح کرنے والوں کی آواز سے خوش ہوگئی...... وجد کرنے والوں کے انفاس سے پاکیزگی کے نشانات حرکت میں آگئے...... ان کے دیکھنے سے عرش وکرسی خوشی کے مارے ہلنے لگے...... آپ کی تشریف آوری سے خوبصورت جنتیں زینت دی گئیں اور موجودات نے اپنے اہل کے ساتھ آپ کی خوشی کی وجہ سے حرکت کی ...... بلندی نے پستی پر بوجہ اپنے دیکھنے کے فخر کیا...... آسمان کے بلند محل روشنیوں

کی وجہ سے چمکنے لگے...... بلندی کا ستارہ زحل روشنی کے ساتھ بلند ہوا ...... پسندیدہ آنکھ کے لئے پردے ظاہر ہوئے ...... صاحبِ انوار کے لئے پردے اُٹھائے گئے۔

سفرِ معراج کی تیاری

اُن کی طرف روح الامین اس دائرے کی طرف بڑھے کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے لئے کوئی مقام معلوم نہ ہو:

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿پ۲۳ سورہ الصافات:۱۶۴﴾

''اور (فرشتے کہتے ہیں) ہم میں سے بھی ہر ایک کا مقام مقرر ہے''

اور آپ ﷺ سے کہا:

اے مقرب حبیب! آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی طرف اکیلے تنہا تیار ہو جائیے۔

آپ ﷺ کو نور میں داخل کیا اور خود ان سے پیچھے ہٹ گیا۔ انتہا کے وقت بڑھنے والا قاصر ہو جاتا ہے۔ تب انبیاء کے وجود عزت کے حرم میں خدمت کے قدموں پر کھڑے ہو گئے' ملائکہ کی صورتیں جلال کی سیڑھیوں میں بزرگی کے پاؤں پر کھڑی ہو گئیں' عاشقوں کی صورتیں شوقوں کے مقامات میں حیران رہ گئیں۔ شائد کہ ان کو ان کے واپس لوٹنے کے وقت دیکھ لیں اور اُن کی زندگی سے مقصود کی ہوا سونگھیں۔

سیرِ مصطفیٰ ﷺ

تب آپ ﷺ کی سیر ایسے سیدھے مقام تک پہنچی جو بہت ہی ہیبت ناک تھا جہاں وحی کی قلموں کی آوازیں لوحِ اعظم کے صفحہ کی صفائی پر سُنی جاتی تھیں۔ پھر

آپ ﷺ نور کے رفرف پر اُفقِ اعلیٰ تک چلے' شوقوں کے پروں کے ساتھ مقامِ ''دَنٰی فَتَدَلّٰی'' تک اُڑ گئے۔ اور میزبان کے کرم نے آپ ﷺ کو ''قَابَ قَوْسَیْنِ'' کے باغ میں اُتارا' آپ ﷺ کے لئے ''اَوْ اَدْنٰی'' کے قُرب کا فرش بچھایا۔ بڑی بلند درگاہ سے یہ سُنا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ

''اے نبی تم پر سلام ہو''

حبیب نے اس سے اکرام کے ساتھ ملاقات کی' اور جلدی کی اس کے ربِّ جلیل نے ملاقات میں۔ سلام کے ساتھ ہی آپ ﷺ کو ہیبت کی بجائے خوشی حاصل ہوئی اور وحشت کی بجائے محبت پیدا ہوئی:

''فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی'' ﴿پ۲۷ سورۃ النجم:۱۰﴾

''پس (اس خاص مقام قرب و وصال پر) اس (اللہ) نے اپنے محبوب کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائی''

اس راز و نیاز اور اسرار کی باتوں کو آپ نے یاد رکھا۔ ان آنکھوں سے آپ کو مکاشفہ ہوا۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ﴿پ۲۷ سورۃ النجم:۱۳﴾

''بیشک دیکھا اس کو دوسری دفعہ''

تب قصد کیا کہ سلام کرتا ہوا جواب دے۔ مگر سبقت کی ان سے قدرت' نے تب آپ ﷺ نے منہ کھولا' اور اُس میں علمِ ازلی کے سمندر سے ایک قطرہ گرا' اور آپ ﷺ نے اوّلین و آخرین کے علم معلوم کر لئے۔

آپ ﷺ کے عظیم خلق کی زبان اور عام سخاوت نے کہا:

یہ کرم کی درگاہ ... نعمتوں کا میدان ... رحمت کی کان ... فضل کی درگاہ ...

جوانمردی کی بساط...اور خیرات کا سرچشمہ ہے۔

لہٰذا مکارم کی شرح میں اپنے بھائیوں سے تخصیص کرنا مناسب نہیں، وفا کے حکم میں دوستوں کی غم خواری کو چھوڑنا بہتر نہیں۔

تب آپ اپنی مہربانیوں سے متوجہ ہوئے، اپنی نیکیوں کو اُن کی طرف پھیرا، اپنے مرتبہ و برکت کی شرافت کا نصیبہ جو کہ عمدہ تھا، اُن کے لئے مقرر کیا، اُن کو ایسے مقام پر یاد کیا جہاں ذاکر اپنے آپ کو بھول جایا کرتا ہے۔ یعنی ان کو اس تنہائی میں جب خدا سے باتیں کرتے تھے، نہ بھلایا اور کہا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ

"سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر"

انعاماتِ الٰہی

تب اس کو حبیب نے پکارا:

اے سرداروں کے سردار اور بزرگوں کے امام! اوّل اور آخر میں تمہارے لئے ہی بزرگی ہے، اور ظاہر و باطن میں تمہارے لئے ہی بڑائی ہے، اور مروت و وفا، فتوت و صفا تمہارے لئے ہی ہے، اور اے حبیب:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ﴿پ۳۰، سورۃ الانشراح:۱﴾

"کیا ہم نے آپ کے سینہ کو نہیں کھول دیا"

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ﴿پ۳۰، سورۃ الانشراح:۴﴾

"کیا ہم نے آپ کے ذکر کو بلند نہیں کیا"

کیا ہم نے آپ کو ازل میں تمام پیغمبروں پر بزرگی نہیں دی؟

کیا ہم نے آپ کو اسود اور احمر کی طرف رسول کر کے نہیں بھیجا؟

کیا علیین میں آپ کی بزرگی و شرافت کو مضبوط نہیں کیا؟

کیا ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک رسول ﷺ کی خوشخبری سنانے والا بنا کر نہیں بھیجا کہ:

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ ﴿سورۃ الصف:۶﴾

"میں تمہیں اس رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آنیوالا ہے، جس کا نام احمد ﷺ ہے"

وہ تو یہ کہے گا کہ:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿سورۃ طٰہٰ:۲۵﴾

"خداوندا میرا سینہ کھول دے"

اور آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے کہ:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ﴿پ۳۰، سورۃ الانشراح:۱﴾

"کیا ہم نے آپ کے سینہ کو نہیں کھول دیا"

وہ کہے گا:

رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ

"اے رب! مجھے تو اپنا آپ دکھا دے"

اور آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ

"کیا تم نے اپنے رب کو نہیں دیکھا"

اَنْتَ فِی الدُّنْیَا عَلٰی اُمَّتِکَ شَهِیْدًا (۱)

"تم دُنیا میں اپنی اُمت پر گواہ ہو"

وَلَا یَکُوْنَ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَا تُرِیْد

"اور آخرت میں وہی ہوگا جو تم چاہو گے"

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ ○ ﴿پ۳۰ سورۃ الانشراح:۷،۸﴾

"اب جو تم شریعت کے انتظام سے فارغ ہوا کرو تو ریاضت کرو اور اپنے رب کی طرف اپنی اُمت کے بارے میں رغبت کرو"۔

بارگاہِ الٰہی میں سوال

جب دوستوں کے درمیان پیغامِ عشق مکمل ہو گئے، جب مخاطب کے وصل کی ہوا نرم ہو گئی، پھر مراد اور خطاب شدہ مقرب مجذوب نے کہا:

الٰہی! میں تیری نعمت کا لحاظ یافتہ، تیری عصمت کا محفوظ شدہ، تیرے جود کی گود میں پرورش پا چکا ہوں۔ میری زبان تو تیری پے در پے نعمتوں میں دہشت کے مارے گنگ ہو گئی ہے، میری آنکھ تیری نعمتوں کی چراگاہ میں حیران رہ گئی، اب تو میری زبان کی گرہ کھول دے، اس کے بیان کے پردوں کو کھول دے، اس کے دل کی قوتوں کی تائید کر۔

بارگاہِ الٰہی سے جواب

تب رَبِّ جلیل نے آپ ﷺ کو جواب دیا:

دیکھو ہم نے تجھ سے جلال کے پردوں کو دُور کر دیا، اور تیرے صفاتِ کمال کی ہم نے تائید کی تا کہ کبریاء کی چادر کے ماسوا کو دیکھے اور غفلت کے اوپر کے درجہ کو دیکھ لے۔ باوجود اس کے ہم نے تمہارے دل کو حکمت کا گھر بنا دیا ہے، آپ ﷺ کی زبان کو محلِ فصاحت کر دیا، آپ ﷺ کے عُنصر کو بلاغت کا معدن (خزانہ) بنا دیا، آپ ﷺ کے ذکر کو چشمۂ اعجاز بنا دیا۔

پیغامِ الٰہی

اب آپ معراج کی سیر کر کے سفر سے واپس جائیں تو میرے بندوں کو خبر دے دو کہ بیشک میں غَفُوْرٌ الرَّحِیْمُ ہوں:

اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿سورۃ ھود:۴۱﴾

"بے شک تیرا رب بخشنے والا بہت ہی مہربان ہے"

میری مخلوق کو یہ بات پہنچا دو کہ

اِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ﴿سورۃ البقرہ:۱۸۶﴾

"میں قریب ہوں، کوئی پکارنے والا جب مجھے پکارے تو میں اُس کی دُعا کو قبول کر لیتا ہوں"

تب صاحبِ رسالت وجلالت نے ایسی زبان سے، کہ جس میں محامد کے اطراف اور بزرگیوں کے اسباب کو جمع کیا ہوا تھا، بولے:

یا الٰہی! میں تیری تعریف پورے طور پر ادا نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جیسا کہ خود اپنی تعریف کرتا ہے۔

واپسی پر شانِ مصطفیٰ ﷺ

پھر اپنے نشانات کے ساتھ جہان والوں کی طرف لوٹے تو فرشتوں کے سرداروں نے اپنی پیشانیاں آپ ﷺ کے قدموں پر رکھ دیں...... روح الامین (حضرت جبرائیل علیہ السلام) نے آپ ﷺ کے سامنے فخر کا غاشیہ (جھنڈا) اُٹھایا ہوا تھا، اور صفوفِ ملائکہ آپ ﷺ کے قدر کی تعظیم کے لئے سر جھکائے ہوئے تھے...... حضرت آدم علیہ السلام، آپ ﷺ کی جلالت (عظمت) کے جھنڈے کو اُٹھائے ہوئے تھے ...... حضرت ابراہیم علیہ السلام، آپ ﷺ کی ہیبت کے جھنڈے کو

پھیلائے ہوئے تھے...... حضرت موسیٰ علیہ السلام غربی جانب کے چہرہ کے صفحات سے اُس کے حبیب سے سرگوشی کر رہے تھے کہ ان آنکھوں نے محبوب کو دیکھا ہے۔ اس سے بار بار لوٹنے کا سوال کیا۔ ایک نظر بعد دوسری نظر قریب ہوئی۔ تب اس کو طور کی جانب سے قدرت نے پکارا کہ ہم نے اپنا حکم پورا کیا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مولیٰ پاک جل جلالہ کی قسم کھائی کہ میں ضرور اُتروں گا اور زمین والوں کو اس امر کی خبر دوں گا کہ جو آسمان کے اطراف میں صاحبِ قوسین کی خبروں کی بابت شائع ہوئی ہیں اس کو یاد رکھو اور آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک نقیب یہ پڑھ رہا تھا کہ "یہ ہماری بخشش (عطا) ہے" وہ یہ شعر پڑھتا تھا کہ یہ وہ بندہ ہے کہ جس پر ہم نے انعام کیا اس پر شرف کا تاج ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﴿پ۲۶ الفتح:۲۹﴾ "محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں"

اُن کے حلّہ کا نقش و نگار یہ ہے کہ اُن کی آنکھ ٹیڑھی نہیں ہوئی۔ اس کے باعزت منادی نے موجودات کے پردوں اور وجود کے صفحات میں حکم کی زبان سے بزرگی کے ساتھ آواز دی کہ:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

﴿پ۲۲ سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶﴾

بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے (سب) فرشتے نبی (مکرم ﷺ)
پر درود بھیجتے رہتے ہیں اے ایمان والو تم (بھی)
ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو(۱)

—◄ ❖ ►—

(۱) ﴿بہجۃ الاسرار عربی صفحہ نمبر ۸۹ تا ۹۳، مطبوعہ مکتبۃ التوفیقیۃ، القاہرہ، مصر﴾

انتظاماتِ معراج

اللہ ربُّ العالمین کی طرف سے حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ کو براق پر سوار کیا تا کہ وہ (اللہ کے حکم سے) آپ ﷺ کو اَزلی جلال کے جمال کا مشاہدہ کروائیں اور اَبدی عزت کا نظارہ کروائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ ساتوں آسمانوں کو چیرتے چلے گئے، تب رات اپنے خیموں کو پھیلائے ہوئے اور اُنہیں آفاق میں سجائے ہوئے تھی۔ وہ وقت (آپ ﷺ کے سفرِ معراج کی برکت سے) گلشن کی مسحور کن خوشبو سے بھی زیادہ معطر اور سپیدۂ سحر سے بھی زیادہ روشن اور تابناک ہوگیا۔

مشمولاتِ معراج آپ ﷺ کے لئے معراج کی رات "اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ" (۱) کے ہاتھوں بساطِ کائنات کو لپیٹ دیا گیا اور حکم ہوا:

"اُنہیں عزت و احترام سے لاؤ تا کہ میں اُنہیں اپنا قرب عطا کروں"

یہ حکم صادر ہوتے ہی فضاؤں کی وسعتیں سمٹ گئیں، آپ ﷺ کے سامنے آسمانی اُمور "لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا" (۲) کی خوبصورت پوشاکوں کی صورت میں ظاہر کئے گئے۔ آپ ﷺ کے سامنے کونین کے سربستہ راز بے نقاب کئے گئے۔ آپ ﷺ کو دارین کے اُمور اور جن و انس کے علوم پر مطلع کیا گیا۔ آپ ﷺ کو یہ سب کچھ "لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی" (۳) کی مجلس میں عطا کیا گیا،

(۱) سورۂ بنی اسرائیل:۱ (۲) سورۂ بنی اسرائیل:۱
(۳) بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (سورۃ النجم:۱۸)

جب آپ اُفقِ اعلیٰ میں تھے "وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلٰى ۔"(۱)

تو رسولوں کے سردار آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے آئے۔ رسولوں کو حکم دیا گیا کہ وہ آسمانوں کے دروازوں پر آپ ﷺ کی تشریف آوری کا انتظار کریں۔ فرشتوں کے سردار آپ ﷺ کی سواری کے سامنے (۲) خادمانہ حیثیت سے اپنے "سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى" کی طرف دوڑتے تھے۔ اُن کے سرداروں نے اللہ تعالیٰ سے رحمتِ دو عالم ﷺ کی زیارت اور آپ ﷺ سے ہم کلامی کا سوال کیا تھا اور التجا کی تھی کہ اُن کی مشتاق آنکھوں کو نبیِ اکرم ﷺ کی زیارت کے ذریعے ٹھنڈک اور اُن کے قلوب و اذہان کو آپ ﷺ سے ہم کلامی کے ساتھ شاد کامی بخشی جائے۔ پس اُن فرشتوں کے علوم کی انتہا اور عقول کا "سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى" آپ ﷺ کے رُوئے روشن کی تابانیوں اور آپ ﷺ کے لہجے کی حلاوت میں ڈوب گیا۔

جونہی آپ ﷺ کے مبارک چہرے سے پھوٹتی نور کی کرنیں آسمان کے دروازوں سے ٹکرائیں تو سراپا نور فرشتوں کی آنکھیں اُن نوری کرنوں کے جلال سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور اُن کرنوں کے جمال سے ملاءِ اعلیٰ کے رہنے والوں کی آنکھیں چندھیا گئیں، عالمِ بالا کے خیمہ نشینوں کی گردنیں چہرۂ والضحیٰ سے نکلتی نوری کرنوں کی ہیبت سے جھکتی چلی گئیں، نوری محلات کے رہنے والے بچھتے چلے گئے۔ اور رُوحانی کروبیوں کی آنکھیں آپ ﷺ کی عظمت کا عروج دیکھ کر حیرت سے پھیلتی چلی گئیں اور مقرب فرشتے صف بستہ کھڑے ہو گئے، حضائرُ القدس تسبیح کرنے والوں کی تسبیح سے گونج اُٹھے، وجد سے سرشار لوگوں کے انفاس سے پاکیزگی کے جہان جھوم اُٹھے، عرش اور کرسی آپ ﷺ کی زیارت کی بدولت وجد

(۱) سورۃ النجم: ۷ (۲) سرمستی اور سرشاری کے ساتھ

میں تھے۔ آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں جنت کے باغات سج گئے تھے، سماوی دُنیا میں آپ ﷺ کی تشریف آوری سے دھوم مچ گئی تھی اور عالمِ بالا اس نعمت کی وجہ سے اپنی خوش قسمتی پر ناز کر رہا تھا۔ آسمانوں کے دروازے چمک اُٹھے اور سماوات روشنی سے بھر گئے۔

ملاقاتِ الٰہی نبی مختار ﷺ کی چشمِ مبارک کے لئے سربستہ راز کھول دیئے گئے تھے، اور صاحبِ انوار ﷺ کے لئے پردے ہٹا دیئے گئے تھے۔ روح الامین علیہ السلام (خادم کی حیثیت سے) آپ ﷺ کے آگے تھے۔ وہ آپ ﷺ کو لے کر "وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ"(۱) کے دائرے تک پہنچے اور پھر عرض گزار ہوئے:

"اے کونین کے حبیب! آپ اپنی منفرد شان کے ساتھ اپنے رب کی ملاقات کے لئے تیار ہو جایئے"

جبریلِ امین علیہ السلام نے آپ ﷺ کو نور کے ہالے میں چھوڑا اور خود پیچھے ہٹ گئے۔ ایڑیاں اُٹھا کر آگے دیکھنے والا اپنی حد کے پاس رُک جاتا ہے۔ پس انبیاء حرمت والے حرم کی حدود میں خدمت سرانجام دینے کے ارادے سے ایستادہ تھے، جبکہ ملائکہ جلال کی بلندیوں میں تعظیم کے قدموں پر کھڑے تھے اور عشاق کی ارواح اشواق کے مقامات پر اس شوق میں جھومتی رہیں کہ آپ ﷺ کی واپسی پر آپ ﷺ کی زیارت سے شادکام ہو سکیں۔ آپ ﷺ کا سفر ایک ایسی جگہ تمام ہوا جہاں لوحِ اعظم کے صفحات پر وحی کے قلم کے چلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ آپ ﷺ نے مقام "دَنَا فَتَدَلّٰى"(۲) کی طرف اشواق کے پروں سے پرواز کی۔ آپ ﷺ کو سراپا کرم میزبان نے "قَابَ قَوْسَيْنِ"(۳) کے گلشن میں ٹھہرایا، اور آپ ﷺ کے لئے "قرب" یا "اس سے بھی زیادہ قرب" کی

(۱) سورۃ الصافات: ۱۶۴ (۲) سورۃ النجم: ۸ (۳) سورۃ النجم: ۹

چادریں بچھائی گئیں۔ (۱)

آپ ﷺ نے رب کریم جلّ جلالہٗ کی طرف سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کی صدائے دلنواز سماعت فرمائی۔ آپ ﷺ نے رب کی طرف سے سلام کو دل و جان سے قبول فرمایا' پھر آپ ﷺ نے اپنے انقباض کو انبساط میں اور انسانی اندیشوں کو اُنسیت میں تبدیل کیا' نیز آپ ﷺ نے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی (۲) کی عطاؤں کو دامن میں سمیٹا' پھر آپ پر وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی (۳) کے نظاروں کو عیاں کیا گیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دینا چاہا تو تقدیر نے آپ ﷺ کے کلام سے پہلے آپ ﷺ کا دہن مبارک کھولا اور اس میں علمِ ازلی کے سمندر میں سے ایک قطرہ ٹپکا دیا' اس ایک قطرے کی بدولت آپ ﷺ کو اوّلین و آخرین کا علم حاصل ہو گیا۔ تب آپ ﷺ کے عظیم اخلاق اور وسیع جود و کرم کی زبان نے کہا:

"یہ بارگاہ سراپا کرم نعمتوں کا مرکز اور رحمت کا سرچشمہ ہے' نیز فضل و کرم کی جگہ ہے' فُتُوَّتْ (سخاوت و مروت) کی بساط اور بھلائیوں کا سرچشمہ ہے' خوبیوں کی راہ میں فقط بھائیوں کو اچھائی کے ساتھ خاص کرنا دُرست نہیں' وفا اور دلبری کی کتاب میں احباب کے ساتھ مواسات میں تردد کرنا اچھا نہیں سمجھا گیا"۔

رب کی بارگاہ میں حاضری کے وقت اپنے احباب کی یاد

لہٰذا آپ ﷺ نے (اپنی اُمت پر) اپنی فطری رحمت کے ساتھ شفقت فرمائی۔ آپ ﷺ نے اپنی نیکی کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے احباب کی تعریف فرمائی اور انہیں اپنے مرتبہ و مقام کی بزرگی میں سے کچھ حصہ عطا فرمایا۔ آپ ﷺ نے اپنے احباب کو وہاں یاد رکھا جہاں ذاکر اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔ آپ

(۱) سورۃ النجم:۹ (۲) سورۃ النجم:۱۰ (۳) سورۃ النجم:۱۳

ﷺ اپنے منفرد مرتبہ و مقام کے باوجود اپنے احباب کو رب کے مناجات کے وقت نہیں بھولے۔ آپ ﷺ رب کریم کے سلام کے جواب میں یوں گویا ہوئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ

"سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر"

(اللہ تعالیٰ کو آپ ﷺ کا یہ عمل پسند آیا تو) اُس نے اپنے حبیب (ﷺ) سے فرمایا:

"اے سرداروں کے پیشوا! اے عزت والوں کے امام! مخلوق میں جلالت آپ ﷺ ہی کے لئے ہے۔

(پیدائش میں) سب سے پہلے بھی اور (بعثت میں) سب سے بعد بھی آپ ﷺ ہی ہیں۔

ظاہری اور باطنی طور پر بندوں میں اعزازات آپ ﷺ ہی کو زیبا ہیں۔

مروت اور وفا کو آپ ﷺ ہی پر ناز ہے۔

فُتُوَّت اور پاکیزگی آپ ﷺ ہی پر جچتی ہے۔

کیا ہم نے آپ ﷺ کے لئے آپ کا سینہ کشادہ نہیں کیا؟ (سورۃ الانشراح:۱)

کیا ہم نے آپ ﷺ سے آپ ﷺ کا وہ بوجھ نہیں اُتارا جس نے آپ ﷺ کی مبارک پشت کو بوجھل کر رکھا تھا؟ (سورۃ الانشراح:۲)

کیا ہم نے آپ ﷺ کے لئے آپ ﷺ کا ذکر بلند نہ کیا؟ (سورۃ الانشراح:۴)

کیا ہم نے ازل میں آپ ﷺ کو تمام انبیاء و مرسلین پر شرف عطا نہ فرمایا؟

کیا ہم نے آپ ﷺ کو سرخ و سیاہ کی طرف نہ بھیجا؟

کیا ہم نے آپ ﷺ کو اعلیٰ علیین میں عزت و کرامت کے لئے منتخب نہ کیا؟

کیا ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ ﷺ کی بشارت دینے والا نہ بنایا؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بشارت دینا اُنہوں نے کیا تھا: "میں اپنے بعد ایک رسول کی

بشارت دیتا ہوں جن کا نام اَحْمَدُ ہوگا"۔ (سورۃ الصف:٦)

وہ کہتے تھے:...... رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔ ﴿سورۃ طٰہٰ:٢٥﴾

اے میرے رب میرے سینہ کو وسعت عطا فرما۔

جبکہ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿سورۃ الانشراح:١﴾

کیا ہم نے آپ ﷺ کا سینہ آپ ﷺ کے لئے کشادہ نہیں کیا؟

وہ کہتے تھے:...... رَبِّ اَرِنِیْ۔ ﴿سورۃ الاعراف:١٤٣﴾

اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھا۔

اور آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ۔ ﴿سورۃ الفرقان:٤٥﴾

کیا آپ ﷺ نے اپنے رب کی طرف نہ دیکھا؟

آپ ﷺ دُنیا میں اپنی اُمت پر گواہ ہیں اور آخرت میں وہی ہوگا جو آپ ﷺ چاہیں گے۔

اگر آپ ﷺ اپنی شریعت کے تمہیدی مرحلے سے فارغ ہوں تو "دُعاء میں محنت کریں"۔ اور اپنی اُمت کے معاملے میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ ﴿سورۃ الانشراح:٧،٨﴾

آپ ﷺ کے لئے منفرد نسبتیں اے کائنات کے سردار! آپ ﷺ کو معراج کی رات ایک نورانی سواری رَفرف آسمانوں پر لائی... "قَابَ قَوْسَيْنِ "(١) آپ ﷺ کی مقدس وادی ہے... "فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى "(٢) کے کلمات آپ ﷺ کے لئے ایک ایسی بلبل کی مانند ہیں جو کانوں میں پسندیدہ نغموں کے

(١) سورۃ النجم:٩ (٢) سورۃ النجم:١٠

ذریعے رس گھولتی ہے' ان کلمات کے ذریعے آپ ﷺ کو وہ منزل عطا ہوئی جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمنا کی تھی' یہ "مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى "(١) (دیدارِ الٰہی) کی منزل ہے' آپ ﷺ انبیاء کے دیوان میں (بعثت کے اعتبار سے) لکھا جانے والا آخری حرف ہیں' آپ ﷺ "تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا "(٢) کے منشور میں لکھی جانے والی آخری سطر ہیں' آپ ﷺ کا باطنی جمال اُفقِ اعلیٰ میں ظاہر تھا(٣)'

آپ ﷺ کے جمال کی پوشاکوں میں سے ایک لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى (٤) جیسی خلعت فاخرہ تھی' آپ کے طفیل کائنات کی مانگ کے لئے ایسا تاج بنایا گیا جو اپنی مثال خود آپ تھا (وہ سب کچھ دیگر انبیاء کے لئے نیا تھا) جو اُنھوں نے اُس عظمت والی رات میں دیکھا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کروائی' قبل ازیں کسی نبی نے "قَابَ قَوْسَيْنِ "(٥) (قربِ الٰہی) کے گلشن کے جھونکوں میں سے ایک جھونکا بھی نہ پایا اور نہ ہی اُن میں سے کسی ایک کو بھی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کہا گیا تھا' سبھی اَوْ اَدْنٰى کے حجاب کے پاس رُک گئے' فقط "دَنَا فَتَدَلّٰى "(٦) کی شان والے (ہمارے آقا و مولا ﷺ) ہی آگے بڑھے اور آپ ﷺ کے لئے کائنات کے سربستہ راز لَقَدْ رَاٰى (٧) کی خلعتوں کی صورت میں اُجاگر کئے گئے' آپ ﷺ نے اِن حقائق کی طرف محویت سے نہیں بلکہ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ (٨) کے ادب سے آراستہ ہو کر دیکھا' آپ ﷺ کو ارشاد ہوا:

"اے خاتم الرسل! آپ ﷺ کائنات کے جسم کی روح ہیں... آپ ﷺ گلشنِ حیات کے پھول ہیں... آپ ﷺ دارین کا چشمہء حیات ہیں... آپ

(١) سورۃ النجم:١٨ (٢) سورۃ البقرہ:٢٥٣ (٣) سورۃ النجم:٧ (٤) سورۃ النجم:١٨
(٥) سورۃ النجم:٩ (٦) سورۃ النجم:٨ (٧) سورۃ النجم:١٨ (٨) سورۃ طٰہٰ:١٣١

ﷺ ہی کے لئے وحی کے سلسلے منظم کئے گئے... آپ ﷺ ہی کے مشامِ جان پر لطف و کرم کی قدیم ہواؤں کے جھونکے چلے... آپ ﷺ ہی کے لئے تقدیر نے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (۱) کا پرچم گاڑا' ملکوتِ اعلیٰ کی فضائیں آپ ﷺ کی نعت کی خوشبو سے معطر ہوئیں' شریعت کا چراغ آپ ﷺ کو عطا کئے گئے علوم کے نور سے روشن ہوا' آپ ﷺ کے روشن کلمات کی تابانیوں سے حکمتوں کے آسمان چمک اُٹھے' تمام انبیاء (معراج کی رات) آپ ﷺ کی عظمت کا نظارہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے۔ تقدیر کے منادی نے پکار کر کہا:

''اے کائنات کی سب سے بڑی سعادت (حاصل کرنے) والو! اور مخلوق پر حجت (قائم کرنے) والو! یہ (محبوب آج) بلندیوں کی معراج پر ہے' یہ روشنیوں میں سورج ہیں' آپ نبوت کے تاج کا گوہرِ تابدار ہیں۔''

تب محبّ اور محبوب کے درمیان براہِ راست مکالمات ہوئے' قربت کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز محبوب نے اپنے رب سے کہا:

''تیری نعمت کے دائرے میں رہنے والا تیری کرم کی گود میں ہے' تیری لطف و عنایت کی غذا پانے والا تیری مسلسل نعمتوں کی برسات سے دنگ رہ گیا ہے' اس کی زبان فرطِ تعجب سے گنگ ہے' اس کی آنکھیں تیری لگاتار نعمتوں کے نظارے سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی ہیں' تو اُس کی زبان سے گرہ کھول دے' اور اس کے بیان سے پردہ ہٹا دے اور اس کے دل کی قوتوں کو مزید حوصلہ عطا فرما دے''۔

تب آپ ﷺ کے عزت و عظمت اور عظیم عطا والے ربّ نے یوں جواب دیا:

(۱) سورۃ الضحیٰ: ۵

''ہم نے آپ ﷺ سے جلال کے پردے ہٹا دیئے اور آپ ﷺ پر کمال کی صفات واضح کر دیں تا کہ آپ ﷺ وہ کچھ دیکھ سکیں جو کبریائی کی چادر کے پیچھے ہے اور اس امر کا نظارہ کریں جو عظمت سے بلند تر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے آپ ﷺ کے قلبِ اطہر کو حکمت و دانش کا گھر بنا دیا اور آپ ﷺ کی زبان کو فصاحت سے آراستہ کر دیا۔ آپ ﷺ کے عنصر کو بلاغت کا سرچشمہ بنا دیا۔ جب آپ ﷺ آسمانی سیر کے سفر سے واپسی اختیار کریں تو میرے بندوں کو خبر دیں کہ میں بہت بخشنے والا ہوں اور نہایت رحم کرنے والا ہوں۔ ﴿سورۃ الحجر: ۴۹﴾

اور میری مخلوق کو یہ خبر بھی پہنچا دیں:

''میں قریب ہوں' پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں اور اُس کی دُعا قبول کرتا ہوں۔'' ﴿سورۃ البقرہ: ۱۸۶﴾

ربّ کریم کے اس فرمان کے بعد رسولِ اکرم ﷺ نے اپنی مبارک زبان سے یہ کلمات حمد و ثنا ارشاد فرمائے:

''جیسے تو نے خود اپنی ثناء ذکر فرمائی ہے میں اُس طرح تیری حمد و ثناء کا احاطہ نہیں کر سکتا''۔ ﴿صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب ما یقال فی الرکوع والسجود﴾

پھر آپ ﷺ اس حال میں واپس ہوئے کہ ''مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى''(۱) کا چاند آپ ﷺ کے دونوں چشمانِ مبارک کے سامنے تھا..... ''فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى''(۲) کی بشارت کانوں اور قلبِ اطہر میں رس گھول رہی تھی۔

آپ ﷺ کی محبت سے سرشار فرشتوں کے سردار' آپ کے نقوشِ پا پر اپنی پیشانیاں رکھ رہے تھے۔

جبکہ جبریل امین آپ ﷺ کے سامنے (نیاز مندی سے) آپ ﷺ کے

(۱) سورۃ النجم: ۱۱ (۲) سورۃ النجم: ۱۰

ناز کے پردے اُٹھائے ہوئے تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام آپ ﷺ کی عظمت کے پرچم اُٹھائے ہوئے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ ﷺ کی محبوبیت کے جھنڈے لگا رہے تھے۔

بارگاہِ الٰہی میں بار بار حاضری حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ کو ربّ العزت کی بارگاہ کی طرف (نمازوں میں کمی کے لئے) بار بار لوٹا رہے تھے تا کہ (ربّ کریم کے مشاہدے سے شادکام ہونے والی آپ کی آنکھوں کو) بار بار دیکھیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام چاہتے تھے کہ وہ زمین والوں کے درمیان آسمان پر "قَابَ قَوْسَیْنِ" کے مرتبے پر فائز ہونے والی ہستی کی عزت وتکریم کا چرچا کریں۔

حضور ﷺ کے آگے آگے (ربّ کریم کی طرف سے) ایک منادی اعلان کر رہا تھا:

"یہ ہمارا انعام ہے"(۱) اور وعدہ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ (۲) کے نغمے بکھیر رہا تھا۔ آپ ﷺ کی عظمت کا تاج مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (۳) ہے... مَا زَاغَ الْبَصَرُ (۴) آپ ﷺ کی پوشاک کا حسن و جمال ہے، آپ ﷺ کو عزت وعظمت بخشنے والے ربّ نے کائنات کے سارے طبقات میں آپ ﷺ کی تکریم کے لئے یہ اعلان فرمادیا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ ﴿سورۃ الاحزاب:۵۶﴾

"بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو"۔ (۵)

—❖—

(۱) سورۂ ص:۳۹ (۲) سورۃ الزخرف:۵۹ (۳) سورۃ الفتح:۲۹ (۴) سورۃ النجم:۱۷
(۵) ﴿مولد النبی ﷺ اردو ترجمہ بنام "طیبہ کا چاند":۲۰۶ تا ۲۱۱ مترجم ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی﴾

نوازشاتِ معراج

وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ملکِ مَلَکُوت (فرشتوں کے رہنے کے مقام) اور جَبرُوت (عظمت وجلال کے عالم) میں اُن کے لئے اپنی رحمت کی بخششوں اور لطیف احسان سے ایک بساط کھول دیتا ہے۔ پھر وہ ملک کی بساط میں علم وجسم کے ساتھ جبروت میں حال اور قلب کے ساتھ اور بساطِ ملکوت میں روح اور سِرّ کے ساتھ ہوجاتا ہے۔ تب اُس کے لئے مقامات کے اسرار اور احوال کے حقائق، علانیہ غیب کی نفی، باطنی التفات کے فنا، حکم کے جواب کے خطاب کے ساتھ ظاہر ہوجاتے ہیں۔ ان کی روحیں قُرب کی ہوا کو پالیتی ہیں۔ اب وہ اسی کی نسبت سے اُلفت پاتی ہیں۔ اور یہی تو عرفان کا وہ راز ہے جو کہ تقویٰ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہی عارفین کا اوّل مشاہدہ اور شروع منازل کی پہلی حقیقت ہے۔

حضور سرورِ کائنات ﷺ کی حُضُوری کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے معراج کی شب میں قَابَ قَوْسَیْن میں آپ کو سلام کہا اور یہ فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

"اے نبی (ﷺ) آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں"

تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں بوجہ عظمت حضوری کے اللہ تعالیٰ کو سلام کا جواب سلام سے نہ دیا، بلکہ اس کے ہدیہ کو قبول کیا اور مکافات یعنی سلام

کے بدلے سلام کا اظہار نہ کیا' آپ ﷺ کے لئے مومنین' تابعین کے حقائق روشن ہو گئے' تب آپ ﷺ نے سلام کو اپنے اوپر اور ان پر پہنچایا اور یہ فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

''سلام ہو ہم پر اور نیک بخت بندوں پر''

جب سلام' رحمت' برکت کے یہ تین مراتب تھے' تو آپ کے سوا اور لوگ بھی تین مراتب پر تھے:

الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ﴿سورۃ النساء:۶۹﴾

''صدیقین' شہداء اور صالحین''

اب صدیقین سلام کے لئے' شہداء رحمت کے لئے' اور صالحین برکت کے لئے ہوئے۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کے واردات' اللہ تعالیٰ کے افعال کے بارہ میں' تین مواقع پر تین قسم کے ہیں:

اوّل یہ کہ

رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ عَلٰى غَضَبِيْ

''میری رحمت میرے غضب پر حاوی ہے''۔

پس اس وصف کی وجہ سے سلام واجب ہے۔

دوم یہ کہ

هٰذِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَهٰذِهٖ اِلَى النَّارِ

''یہ جنت کی طرف اور یہ دوزخ کی طرف''

اب اس وصف کی وجہ سے رحمت واجب ہوئی۔

سوم یہ کہ

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ﴿سورۃ المؤمن:۱۶﴾

''کس کے لئے آج کے دن ملک (بادشاہت) ہے''

اور یہ وصف ظہورِ برکت کے مقابلہ میں ہے۔

اب وہ شخص کہ جس کے افعال میں اُس کی رحمت اُس کے غضب پر بڑھ گئی تو وہ پہلی ہی ملاقات میں باادب ہو گیا' اور اُس کے لئے سلام ہے' وہ ان صدیقوں میں سے ہے جو کہ جبروت کی بساط پر بیٹھنے والے ہیں۔

اور وہ شخص جس نے اپنے رب کی رضامندی کو اپنے نفس کی خواہش پر مقدم رکھا تو وہ دوسری ملاقات میں ادب یافتہ ہو گیا' اُس کے لئے رحمت ہے' وہ ان شہداء میں سے ہو گیا جو کہ بساطِ ملکوت پر بیٹھنے والے ہیں۔

اور وہ شخص جو سوائے اللہ عزّ وجل کے اور کسی سے نہیں ڈرتا' تو وہ جانتا ہے کہ اُس کے سوا اور کوئی فائدہ دینے والا نہیں ہے' وہ تیسری ملاقات سے ادب یافتہ ہو گیا' اُس کے لئے برکت ہے' وہ ان صالحین میں سے ہوا جو کہ ملک کی بساط پر بیٹھنے والا ہے۔

اور پھر اس شخص کا ان تینوں مقامات سے اُترنا' جو کہ نبی کریم ﷺ کے آداب میں سے ہے' اسی کے موافق ہے جو کہ آپ نے ان تین درگاہوں سے پائے ہیں' کیونکہ یہ مقامات آپ کی اُمت کے مضبوط افراد کے لئے آنحضرت ﷺ کے اشارہ کی برکت ہی سے پیدا اور ظاہر ہوئے ہیں۔ اور ادراک کے عجز میں پہنچنا' اُس کے لئے تمکین کے دروازہ تک چڑھنا ہے' وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے غیب کے لئے غیب کے انوار حضوری میں اور حضوری کے اسرار میں ثابت کر دیتا ہے۔ اور حضوری میں اسرار کے ملاحظہ میں تجلی کے ساتھ اجمال و تفصیل کے طریقہ پر صراطِ مستقیم وسنت رہتا ہے' اور یہی وہ بات ہے کہ آپ کے طریقہ کی

پیروی اور آپ کی حقیقت کی اتباع کے لئے چاہئے' جب وہ حاضر ہوتا ہے اور جب غائب ہوتا ہے' تو اشارات کی رمزیں بقاء کے ہوتے ہوئے اس کو ابد کے ساتھ اور فنا کے ہوتے ہوئے ازل کے ساتھ چھپا دیتی ہیں۔

اس کا علم یہ ہے کہ علم کے ساتھ اس کا بقاء ہوتا ہے' اور معلوم کے ساتھ اُس کا فنا۔ معارف کی طرف توجہ کرنے میں فکر کے دروازہ کی ہدایت اُس کے لئے کھل جاتی ہے۔ وہ یہ کہ اس کے انوارِ فکر میں ملک وملکوت اور اس کے جہان میں وہ قوی ہوتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں کے ازل میں موجودات کی غلامی سے نکل چکے ہیں' اسرارِ تسخیر کو مجملاً ومفصلاً سمجھ گئے ہیں' شریعتوں کو کشف کے طور پر قبول کرتے ہیں' ملکوتیات کو سمجھ کر تحقیق کرتے ہیں' ان پر عالمِ ارواح میں خدا کے تحفہ میں سے وہ باتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ جن کا اثر مومنین کی ارواح میں پڑتا ہے' اُن کے ایمان بڑھتے ہیں' اُن کے مقامات ترقی کرتے ہیں' اُن کی طرف اُن کے عالمِ اضطرار سے رُجُوع کرتے ہیں' موجودات کو اپنے اختیار سے چھوڑ دیتے ہیں' اس کے لئے وصال کے لئے بھوکا رہنا قوتِ ملکیہ وحقیقتِ روحانیہ کے دروازہ کو کھول دیتا ہے' وہ یہ کہ انوارِ صمدیہ اُس کے وُجُود پر غالب ہو جاتے ہیں۔ اُن کے انوار سے جسم کی ظلمتیں دُور ہو جاتی ہیں۔ اس کی طرف طبع جسمانی کا حاسِدِ خَسَنہٗ عرصہٗ اسماء کے شمار کے بعد لوٹتا ہے اور یہ وہ بات ہے کہ جس کو محققین جانتے ہیں۔ یہ بھوک میں قوم کی ابتدائی حالت ہے۔

لیکن ان کی نہایت اس میں یہ ہے کہ اُن کے اجسام غیوب کے پردوں کو پھاڑ دیں' اُن کے انوارِ حکمت کے چشموں کو دلوں کے خزانوں سے پھوٹ پھاٹ نکالیں۔ ان کا کھانا خدا کا کلام ہے' ان کا پانی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے' ان کی غذا فضل کے طعام میں سے امن کی قرار گاہ میں ہے' اُن کی سیرابی قُرب کی

سلسبیل ہے جو کہ محبت کی مہر سے مُہر شُدہ ہے۔ اس کے لئے ارواح کی جُدائی میں مناجات کے وقت بطورِ حال کے راحت کا دروازہ کھل جاتا ہے' اسی کو نفس و روح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وہ دل کی صفائی اور حضورِ وصال سے قُرب کی ہوا کے سُونگھنے کی وجہ سے خوش وقت ہوتا ہے' یہی وہ شخص ہے کہ جس کی نماز ہمیشہ ہوتی ہے اور اُس کی مناجات سرمدی شہود ہے۔ ہر وقت اسی کی طرف وصال ہے اور ہر دم اُسی کی سرگوشی ہے' ہر لحظہ اُسی سے شہود ہے۔ اس کی ہر ایک حرکت راحت طلبی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو عالمِ ارواح میں یہ قدرت بخشتا ہے کہ وہ جب چاہتا ہے میدان کے طلب میں استغراق کے ساتھ جدا ہوتا ہے' اور جب چاہتا ہے عالمِ صحو وحس میں مل جاتا ہے۔ اُن کا عرش میں قدرت کا بھید ہے' جیسا کہ کرسی میں اُن کی تکوین کا بھید ہے' باوجودیکہ ان کا قالب حس کے طور پر نور کا ظہور حکم کے طور پر اور شہودِ حق بطورِ جمع کے محفوظ ہے۔ اس کو توحید کے ساتھ بطورِ تقرر ٹھہرنے میں عنایتِ ربانیہ کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

وہ یہ کہ خدا تعالےٰ اس کو اس کے شروع ارادہ' اس کی اجابت کی حقیقت اور اس کی اوّل فطرت میں اس کو ثابت رکھتا ہے۔ اب وہ علم میں اللہ تعالیٰ سے سنتا ہے' افعال میں فاعل عزوجل کے سامنے حاضر ہوتا ہے' فطرت میں اللہ تعالیٰ کی وہ توحید بیان کرتا ہے جس کو وہ آپ خود بیان کرتا ہے۔ اپنی ان تمام کمال صفات پر جس کو اس نے اپنے اسماء کے حقائق میں امانتاً رکھا ہے۔ (۱)

مقصد آمدِ مصطفیٰ ﷺ

پس یہی وہ بات ہے کہ جس کو رسول اللہ ﷺ لائے ہیں تا کہ عالمِ انسانیت میں اس امر کے شروع کو اس کے فطرت کے مبداء میں اس کو یاد دلائے'

(۱) ﴿بهجة الاسرار عربي صفحه نمبر ۱۱۰ تا ۱۱۲' مطبوعه مكتبة التوفيقية' القاهره' مصر﴾

جس طرح کہ اس کے غیر کے پاس اس لئے آیا کہ اس کو اس کی حقائق انسانیہ سکھائے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کو پورا کمال ہے' آپ دائیں طرف کے قبضہ والوں کے بشیر ہیں اور بائیں طرف کے قبضہ والوں کے نذیر ہیں۔ حقیقتِ وقوف نے توحید کے ساتھ وضع کے طور پر آنکھوں کو سُستی سے بے نُور کر دینا' پردوں کو پھاڑ دینا اور برتنوں کو توڑ دینا۔ اور سبع مثانی میں جو تجلی ہو اُس کا ظہور ہونا۔ سورۂ اخلاص کے ذکر کرنے میں اس کے لئے تجلی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

وہ یہ کہ موجودات میں حق تعالیٰ کی اُس کے لئے تجلی ہوتی ہے۔ اب یہ بندہ ہے کہ جس میں موجودات کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں اور اپنی حرکت سے خدا تعالیٰ کی ان لوگوں کی تعداد کے موافق توحید کرتا ہے' جو اُس کی توحید بیان کرتا ہے اور اپنے سکون سے ان لوگوں کی تعداد کے برابر جو اس کی توحید نہیں بیان کرتے' اگرچہ تمام مخلوق خدا کو ایک جانتے ہیں' لیکن وہ خدا تعالیٰ کی وہ توحید کرتا ہے' اُس شخص کے جبر کے مطابق جو اُس کو ایک نہیں جانتا۔ وہ قطب توحید و باطن تفرید ولطیفہ تجرید کا راز ہے اور یہ قوم ہے۔ جنہوں نے حق سبحانہٗ کی تجلی کا انوارِ توحید میں ہر زبان و ہر لغت میں مشاہدہ کیا ہے۔

اب وہ جمادات سے اس بھید کی وجہ سے کہ مفاد کرتے ہیں' محبت کرتے ہیں' اُن کی بولی عالمِ اسرار میں سنتے ہیں۔ پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنتے ہیں تو ان پر تعظیم کے انوار گرتے ہیں' اور اُن کے پیچھے توحید بطورِ محبت کے آتی ہے۔ اور جب وہ کلام کرتے ہیں تو اُن پر تعظیم کے انوار گرتے ہیں' اُن کے پیچھے خاموشی ادب کی وجہ سے آتی ہے۔ اور جب کام کے ساتھ حرکت کرتے ہیں تو اُن پر تعظیم کے انوار گرتے ہیں اور ان کے پیچھے اپنی حد پر ٹھہرنا حقارت کی وجہ سے آتا ہے۔ اور جب حال میں مستغرق ہوتے اور تعظیم کے انوار پر گرتے ہیں' تو

اُن کے پیچھے شرع پر ثابت قدم رکھنا آتا ہے۔ تب ان کو ان کا مولیٰ ان خصوصیتوں کی وجہ سے آج کے دن ایسے حقائق دکھاتا ہے کہ وہ آخرت میں نہ دیکھیں گے' اور طبقاتِ موجودات میں ان کا نورِ کشف پھیلتا جاتا ہے۔ اب ان کو وہ اُمور جو لوحِ محفوظ موجودات میں ہیں' معلوم ہو جاتے ہیں۔ اہلِ دارین کی جگہوں کو عنایتِ اَزَلی کے بھید سے اور ان باتوں کو بھی جو کہ ہر ایک کے لئے اُس کے انجام کے لئے تیار کی ہیں' مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ اپنے دل کے پکارنے والے اور مخاطب کے اسرار کی باتیں سنتے ہیں۔ لیکن وہ داعی جو کہ اُن کے دل کا ہے تو وہ دارین میں حقائقِ ارواح سے ان کے سامنے بولتا ہے۔ تب ان کو برزخ میں جنت' دوزخ کے حالات کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ وہ دو قسم پر ہیں:

ایک تو وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے مقام کو کامل کر لیا ہے اور ان باتوں کو بطورِ کشف جان لیا ہے' اور ایک وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے مقام کو کامل نہیں کیا' سو اُن کو یہ باتیں اشارات کے پردوں سے ورے معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن جو کہ ان کے اسرار سے مخاطب ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرائع کے حقائق اور فہم کے اقسام اور توحید میں اسرارِ لطائف کے مظاہر کے ساتھ بولتا ہے' جب ان میں سے کوئی مخلوق کی جانب توحید کی آنکھ سے دیکھتا ہے' تو ان کے لئے انوارِ توحید کو اپنے مقام پر مضبوط کرنے کی قدرت ظاہر ہوتی ہے۔ اور جب اُن کی طرف علم کی آنکھ سے دیکھتا ہے' تو اُن کو ارادۂ قدر کے بطون سے علم کے تفرقہ اور توحید کے ملانے کے لئے نظر آتا ہے یہی وہ امر ہے کہ مخلوق کے باطن کو مکاشفات کے انوار سے پھاڑتا ہے تب اس کو وہ چیزیں کہ جو اس میں اسرارِ تصریف میں رکھی گئی ہیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس سے خلوت وصاحبانِ ریاضت نفع حاصل کرتے ہیں۔ اصحابِ رسُوخ کے حالات حقیقہ کی میزان میں بساطِ کشف پر تولتا ہے۔ اُس کو

اللہ تعالیٰ نے قوتِ ملکیہ سے احوالِ واصلین کے فرق میں مدد دی ہے۔ سالکین کے باطنوں کے گوشوں کی طرف پھرتا رہتا ہے۔ ناقص کے نقصانوں کو کامل کرتا ہے۔ دیکھنے والے کے مطابق ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی تو خیال میں کیونکہ مرید میں ضعف ہے اور کبھی حُسن میں سُلوک کی قدرت کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی مرید کو اُس کے گوشوں سے مخاطب ہوتا ہے۔ اب اربابِ احوال لطائفِ بواطن سے اور اصحابِ اعمال شرائفِ اذکار سے مدد دیئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے تصرف میں قدرت ہے اور بسا اوقات وہ باطنوں کے ساتھ قرب کے معانی سے قریب ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی طُورِ قدرت میں قرائنِ احوال سے کشف سے دور جا پڑتا ہے۔(1)



(1)﴿بهجة الاسرار عربی صفحه نمبر ۱۱۲ تا ۱۱۴، مطبوعه مكتبة التوفيقية، القاهره، مصر﴾

دیدارِ الٰہی بر موقع معراج

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شبِ معراج میں اپنے رب کو جسمانی آنکھوں سے دیکھا، دِل کی آنکھوں سے نہیں اور نہ خواب میں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت "وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى" (مَیں نے اپنے رب کو رُوبرو دیکھا) کی تشریح میں فرمایا:

"اس میں کوئی شک وشبہ نہیں"

اور...... "عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى" کی تشریح میں فرمایا:

کہ میں نے اس کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا یہاں تک کہ رب کے چہرے کا نور میرے سامنے ظاہر ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ" (یعنی ہم نے آپ کو جو خواب دکھایا ہے اس سے ہم نے لوگوں کا امتحان کیا ہے) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ رؤیا سے مراد آنکھوں کا دیکھنا ہے، جو شبِ معراج میں رسول اللہ ﷺ کو دکھایا گیا۔ ﴿بخاری شریف﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خُلّت ملی ...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام ...... اور محمد رسول اللہ ﷺ کو دیدارِ الٰہی حاصل ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی فرمایا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے

رب کو اپنی آنکھوں سے دومرتبہ دیکھا۔

یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے معارض نہیں جو رؤیت کے انکار میں مروی ہے۔ اس لئے کہ اس میں نفی ہے اور ان احادیث (مذکورہ بالا) میں اثبات ہے اور مثبت کو منفی پر متقدم رکھا جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے لئے رؤیت کا اثبات فرمایا ہے۔

حضرت ابوبکر بن سلیمان کا قول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کا دیدار گیارہ مرتبہ کیا' نو بار کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے' جب کہ آپ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کے مابین تخفیف نماز کے لئے بار بار آئے گئے اور پچاس وقت کی نماز کے بجائے پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی (۴۵ بار کی تخفیف ہوگئی) یہ سنن نبوی سے ثابت ہے اور دو بار اللہ تعالیٰ کا دیدار قرآن سے ثابت ہے۔ (1)

.....---.....---.....

مرید (اپنے محبوب کا) طالب ہوتا ہے اور مراد (خود محبوب کا) مطلوب بناتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام طالب تھے اور ہمارے نبی کریم ﷺ مطلوب تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے وجود کے سایہ کے نیچے رہے اور طورِ سینا کے پہاڑ پر دیدارِ الٰہی کے طالب ہوئے اور ہمارے نبی کریم ﷺ چونکہ مطلوب تھے بلا مانگے دیا اور ملا' شوق اور درخواست کے بغیر نزدیک کئے گئے' اور تونگری کی استدعا کے بغیر تونگر بنا دیئے گئے اور آپ نے (دوسروں سے) چھپائی چیزوں کو بلا طلب

(1) ﴿غنیۃ الطالبین' صفحہ نمبر ۱۴۶ / مترجم شمس بریلوی مطبوعہ فرید بک ڈپو مٹیا محل جامع مسجد دہلی﴾

کے دیکھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیدارِ الٰہی طلب کیا' عطا نہ کیا گیا اور طورِ سینا میں (بے ہوش ہوکر) گر پڑے۔ شاید ایسی چیز کے مانگنے کی پاداش میں جو اُن کے لئے دُنیا میں مقدر نہ کی گئی تھی اور ہمارے نبی کریم ﷺ نے حسن ادب برتا اور اپنی قدر کو سمجھا' تواضع اور انکساری کی اور بے تکلفی نہیں کی' تو وہ چیز عطا ہوئی جو اوروں کو عطا نہ ہوئی' اس لئے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے سوا ہر چیز کو بھلا دیا اور موافقت اختیار کی۔ (1)

(1) ﴿جلاءُ الخواطر: ۱۵ / از غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ﴾

شبِ معراج

﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾

رہوں شبِ معراج جبریل آ کے اُمِ ہانی دے کہیا مکان اُتے
اُٹھو چلو حضرت میں قربان جاواں طالب سدیا جے آستان اُتے
کہیا رحمۃ للعالمین عذر کوئی نہیں ، میں بے عذر قربان فرمان اُتے
یکتا گوہر نبوت دا زہے قسمت چلیا دیدہ ور درِ یزدان اُتے
پہنچے سدرۃ المنتہیٰ جدوں جا کے جبرائیل دے خاص مکان اُتے
ہتھ جوڑ ہمسفر نے کہیا مولا! مولا راہ ویکھے لامکان اُتے
اِس توں اَگے مقدور کیہہ مَیں جانواں شعلے نور ایتھوں پر جلان اُتے
راضی بر رضا ہو چلے اگے طالب دید بیٹھے مُرسلان اُتے
اک نظر تے سی ملاقات وَلّے اک نظر اُمت نافرمان اُتے
طٰہٰ لقب دی زلف واللیل تک کے قُدسی جان وارن آسمان اُتے
پٹکا میم دا کمر دے وچہ سوہے میں قربان ایسی آن بان اُتے
دوشِ رفرف تے ویکھ کے یار اوندا آندے یار نے حرف زبان اُتے
اگے آ......آجا......آگے ہور اَگے میں قربان مزمل شان اُتے
پردہ میم دا سِر کیا شب خلوت ہو گئی روشنی کون و مکان اُتے
احدؐ احمد وچہ فرق نہ رہیا بھورا وریہا ابرِ رحمت راز دان اُتے
مدت تیک غنودگی رہی طاری، حور و ملک حیوان انسان اُتے

نذر یار نے یار دی نذر کیتی رَکھ کے عاجزی چشم گریاں اُتے
گنہگار اُمت، کہیا بخش میری، صدقہ ذات مَنگاں آستان اُتے
فکر وچہ ایناں دیدہ تر رویا پے گئے آبلے آبِ روان اُتے
دوشِ عنبر پھڑ ناز نال کہیا حق نے پڑھ پڑھ موہنوں درود مہمان اُتے
بھولے شہنشاہا! تینوں پتہ ناہیں بِسر نوں چک، کر ذرا دھیان اُتے
تیری قسم، جے ہندوں مطلوب توں نہ، ہُندا کجھ نہ دوجہان اُتے
اِک بخشش اُمت لئی کریں زاری، آ کے یار دے یار مکان اُتے
اے لے چابیاں خُلدِ بریں دیاں چاہڑے پھل لولاک دی شان اُتے
بحرِ کرم وگا کے ابرِ رحمت بس ایہہ مہر کیتی مہربان اُتے
ناظرؔ اُمت محبوب دی بخش دتی میرا کامل یقین قرآن اُتے

﴿بولدے ہَو کے:۵۹/ازاُستاد اللہ دِتہ ناظرؔ☆ذوالفقار جنرل سٹور کریم پارک نمبر۳ بلاک پلاٹ نمبر۱۱۹ راوی روڈ لاہور﴾

﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾

واہ شبِ اسریٰ دیاں تیاریاں..........عرشیاں راہواں سجایاں ساریاں
مصطفیٰ دے آ کے جبرائیل نیں..........پیر چمے نالے اکھیاں ٹھاریاں
سب نبی میرے نبی دے مقتدی..........سب نیں منیاں اوہدیاں سرداریاں
برق نالوں تیز رف رف تے براق..........سوہنیاں سوہنے دیاں اسواریاں
کس طرف سوہنا گیا آیا کویں..........ایتھے آ کے سبھے سوچاں ہاریاں
سن دیاں ای من لیا صدیق نے..........چنگیاں لا کے نبھایاں یاریاں
ایہہ ظہوری رات اے معرج دی..........بیڑیاں امت دیاں جس تاریاں

﴿صفتاں سوہنے رسول دیاں:۸۰﴾

﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾

﴿صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴾



اک دن شوق دینال ایہ رب سچے ستاں فلکاں دیوچہ اعلان کیتا
آئی ٹھاٹھ ہے یار دے ملن نوں کہو جا کے یاد تسانوں رب رحمان کیتا
آؤ عرش تے آ کے ملو سانوں جاری خوشی دے نال فرمان کیتا
اوسے وقت جبریل پیغام اگے نبی دے عرض گزار دا اے
چھیتی اٹھو تے چلو ہن نال میرے حکم آیا ایہ سچی سرکار دا اے
آقا من فرمان جبریل کولوں فوراً! رب دا شکر بجاوندے نے
آوندے حجریوں باہر الحمد پڑھدے نال شوق دے وضو فرماوندے نے
جلدی پہنچ بیت اللہ وچہ حضرت سر سجدے دیوچہ جھکاوندے نے
فارغ ہو نماز تھیں نبی سوہنے جھٹ بیٹھ براق تے جاوندے نے
فوراً لے جبریل روان ہویا مسجد اقصیٰ وچہ احمد مختار پہنچے
سارے نبی تعظیم تھیں کھڑے اگے آکھن اوہ ساڈے آ دلدار پہنچے
تے پڑھائی دو رکعت نماز اوتھے مڑ فلک ول ہو روان چلے
حور و ملک سب تکدے راہ پے نے اج عرش تے شاہ سلطان چلے
خوشی نال مبارکاں دین سارے سوہنے یار دے یار مہمان چلے
دے کے حاضری پاک دربار اندر امت اپنی سب بخشان چلے
آخر ستاں آسماناں دی سیر کر کے سرور جا سدرۃ المنتہیٰ پہنچے
لگی دیر نہیں ذرہ وی وچہ رستے کٹ منزلاں نور الہدیٰ پہنچے
اوتھے جا جبریل نے عرض کیتی تہاڈا ساتھ نہ اساں نبھاوناں ایں
تے آیا ایہہ مقام اخیر میرا اگے آپ ہی نے بس جاوناں ایں
فوراً بول کے نبی فرماوندے نے کس گل توں دس گھبراوناں ایں

ہندا ساتھی داکم ہے ساتھ دینا نال جان توں خوف کیوں کھاوناں ایں
چھیتی نال جبریل نے عرض کیتی اگے جان دا نہیں مقدرو مینوں
وال اک جے ہوواں میں اگاں ایتھوں ساڑ دیوے گا رب دا نور مینوں
چلے آپ جناب نے فیر اوتھوں اگوں دوڑ اک رفرف آوندی اے
میرے اُتے حضور اسوار ہوؤ جھٹ اس طرح بول سناوندی اے
بیٹھ گئے نے اُوس تے شاہ خوباں کٹ منزلاں دور پچاوندی اے
تے اگے جا پھر ہوئی لاچار ڈاہڈی چلدی چلدی رک اوہ جاوندی اے
بس جاؤ حضور ہن تسیں اگے اتھاں کم نہیں غیر دے جان دا اے
ایتھے جرأت کی نوریاں ناریاں دی دربار آ گیا پاک رحمان دا اے
اکلے گئے جناب سن اگاں اوتھوں جا عرش تے یا توقیر پہنچے
مرحبا دی آئی ندا غیبوں جدوں رب کول بدر منیر پہنچے
رحمت رب نے کیتی سی خاص نازل جد جا سوہنے خیر البشیر پہنچے
آؤ ہور نیڑے آؤ ہور نیڑے ایڈی کر کے کیوں تاخیر پہنچے
سنے جوڑیاں آجاؤ عرش اتے نہیں سنگ سنگادی لوڑ کوئی
دل کھول کے منگ کھاں یار میرے کسے قسم دا اج نہیں موڑ کوئی
بڑے ادب دینال پھر آن حضرت بیٹھ کول خدا دے جاوندے نے
آہموں سامنے بیٹھ کے کرن گلاں پردہ دوئی والا وچوں چاوندے نے
کہ مولا امت دا غم ہے لئی جاندا نال عاجزی نبی سناوندے نے
تیری امت جا سوہنیا بخش دتی بڑے پیار تھیں رب فرماوندے نے
آقا ہوروی مخفی راز لے کے فوراً پہنچ گئے آپ زمین اتے
عاجزؔ غیر نوں ذرا نہیں خبر لگی آ کے لیٹ گئے بستر حسین اُتے

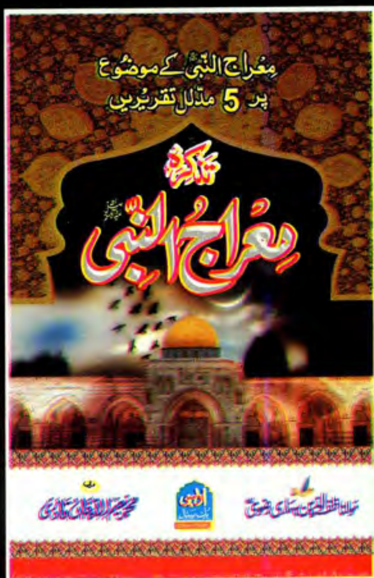
﴿سچے موتی تے نفس نال جنگ:۲۰ تا ۲۲﴾

﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍوَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾

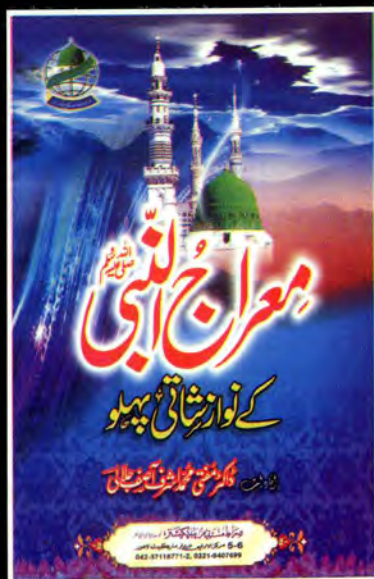
تیرا سوہنا سوہنا مکھڑا اے رب ریجھاں نال بنایا اے
معراج دی راتیں عرشاں نوں رب دُلہن وانگ سجایا اے
جد رات پئی تے سُتیاں نوں جبریل نے آن جگایا اے
اوہنے چُم کے نبی دے قدماں نوں رب دا پیغام سُنایا اے
تیرے حُسن دے چرچے عرشاں تے تیرے خُلق دے چرچے فرشاں تے
اَج فخر ایہہ قدسی کردے نیں حُوراں نے جشن منایا اے
عرشی وی شگن مناوندے نیں فرشی وی صدقے جاوندے نیں
ایہہ رات نصیباں والی اے عرشاں تے سوہنا آیا اے
جبریل نے کہیا سرکار چلو رب کول بُلایا آقا نوں
ایہہ تساں دی خدمت دے اندر شہ زور بُراق لیایا اے
مِل بیٹھیاں ہُن دوذاتاں آپس وچہ ہوئیاں کئی باتاں
ربا بخش دے میری اُمت نوں رفیع آقا نے فرمایا اے

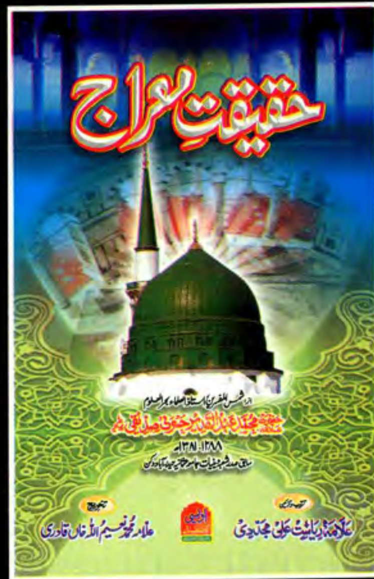
﴿مہر رسا....:۷۵﴾

﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍوَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾









اویسی بُک سٹال
پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

TAYYAB GRAPHICS 03214761150